## سوال

(403) دعوت کے مختلف طریقے نعمت ہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعوت کے لیے کچھ دعاۃ تعلیم وتربیت کے اسلوب کو اختیار کرتے ہیں' جب کہ کچھ لوگ عام لوگوں کے مجمعوں میں وعظ ونصیحت اور تقریر کے انداز کو اختیار کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ دعوت کے لیے کون سا اسلوب زیادہ کامیاب ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میری رائے میں دعوت کے یہ مختلف اسلوب بھی بندوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت ہیں کہ مثلاً ایک شخص واعظ ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے قدرت کلام اور بیان وتاثیر سے نوازا ہے تو اس کے لیے وعظ کے اسلوب کو اختیار کرنا ہی زیادہ موزوں ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے اسے قدرت کلام اور بیان وتاثیر سے نوازا ہے تو اس کے لیے دعظ کے اسلوب کو اختیار کرنا ہی زیادہ موزوں ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے نرمی' شائستگی اور ایسی لطافت سے نوازا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ اس طرح کے داعی کا اسلوب پہلے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے خصوصاً جب کہ وہ بات اچھے طریقے سے نہ کرسکتا ہو' کیونکہ بعض داعیوں کے پاس علم تو ہوتا ہے لیکنوہ دوسروں سے بات اچھے طریقے سے نہیں کرسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنے بندوں میں تقسیم فرمارکھا ہے' اس نے درجات میں بعض کو بعض پر سربلندی عطا فرمائی ہے۔ میری رائے میں ہر انسان کو وسہ اسلوب اختیار کرنا چاہیے' جس کے سرانجام دینے سے وہ عاجزوقاصر ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے آپ پر اعتماد کرے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے' اس طرح اسے جب بھی کوئی مشکل پش آئے گی وہ اس سے نجات حاصل کرلے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ اسلامیہ**

# ج4ص311

محدث فتویٰ